اگر کسی فرقے میں ہے تو احمدیہ میں مولوی شبلی فاضل نعمانی بھی ایک موقعہ پر پکار اُٹھے ہ

کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی ✣ کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے

ایسا ہی اور کسی تحریروں کا اقتباس دیا جا سکتا ہے بہر حال میں اس نمبر کو کسی دوسرے وقت پر ملتوی کرتا ہوں انشاء اللہ وہ وقت قریب ہے کہ لوگ یہ حقیقت بھی مان لینگے اور میں ناظرین کو بشارت کامل دے سکونگا ✣

شمائلِ مرتضوی

منقول از کتاب نہج البلاغت مطبوعہ مصر دفعہ ثالث

"ہمارے احمدی بھائی اس مضمون کو غور سے پڑھیں جو ہمارے دوست منشی خادم حسین صاحب خادم نے لکھا ہے"

اب یہ نہج البلاغۃ جناب علی علیہ السلام کے خطبات و مکتوبات کا مجموعہ ہے جس کو علامہ سید رضی شیعی متوفی ۴۰۶ھ نے ۴۰۰ھ میں مرتب کیا تھا۔ بلاغت کے لحاظ سے اسکو خدا کی کلام سے نیچے اور انسانی کلام سے اوپر مانا گیا ہے بلحاظ عقاید کے بھی محبانِ علیؑ کے لئے اسکا ہر ایک فقرہ قابلِ تعظیم و تسلیم ہے

۱۔ **حمیت قومی** کسی یہودی نے جناب علی علیہ السلام سے (طنزاً) عرض کیا کہ تم نے اپنے نبی کو دفن کرتے ہی انکے بارہ میں اختلاف کر دیا جس پر جناب نے فرمایا ہمنے انکے بارے میں تو اختلاف نہیں کیا۔ البتہ جو ان سے مروی تھا۔ اس میں اختلاف کیا۔ لیکن تم (کبھی تو بتلاؤ) ابھی دریا سے (عبور کر کے) تمہارے پاؤں بھی خشک نہ ہونے پائے تھے کہ تمنے اپنی نبی کو کہا ہمارے لئے بھی معبود بنا دے جیسے کہ انکے معبود بنے ہوئے ہیں جسپر نبی (موسیٰ) نے کہا کہ تم جاہل لوگ ہو۔ نہج البلاغۃ صفحہ ۲۲۱

نتائج۔ ۱۔ آپس کے اختلاف میں اغیار کو دراندازی کا موقعہ نہ دینا چاہیئے

۲۔ اگر کوئی مخالف ملت از خود دخل دے تو سنجیدگی کیساتھ دو ٹوک جواب دیکر اسکا منہ بند کرنا چاہیئے۔

۳۔ صحابہ کرام میں خلافت کا سوال بعد دفن رسول صلعم پیدا ہوا نہ کہ قبل از دفن اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ مصطفےٰ را بے کفن بگذاشتند۔ وہ واقعہ کے خلاف ہے

۴۔ خلافت کے لئے آنحضرت صلعم نے کسی خاص شخص کو نامزد نہیں فرمایا تھا۔ اگر کسی کے حق میں نص خلافت کی تصریح ہوتی۔ تو اس بارے میں اختلاف نہ ہوتا

(۲) افضلیت احتجاج بالسنۃ خوارج کیساتھ مباحثہ کرنے کیلئے جب عبداللہ بن عباس رض کو مقرر کیا تو ارشاد فرمایا۔ کہ انکے ساتھ قرآنی استدلال سے مخاصمہ نہ کرنا کیونکہ قرآن متحمل الوجوہ ہے تم کچھ کہو گے وہ کچھ کہیں گے۔ بلکہ سنۃ رسول صلعم کو حجت میں پیش کرنا پھر یقین ہے کہ انکو کوئی مفر نہ ملیگا۔ صفحہ ۱۴۱ چکڑالوی تارکان سنت غور کریں

(۳) دشمنوں سے سلوک (۱) بوقت جنگ صفین (جو معاویہ کیساتھ ہوا) جوش مخالفت میں آکر آپکے اصحاب (شیعیان علی) اہل شام کو برا بھلا کہنے لگ گئے۔ اسکے اس فعل کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھکو تمہارا سبابین (سب کہنے والے) ہونا ناگوار گزرا (انی اکرہ ان تکونوا سبابین) لیکن اگر انکے متعلق امر واقعہ کا بیان کرتے تو بہت بہتر ہوتا۔ انکو سبّ کرنے کے بجائے بہتر ہوتا۔ اگر تم یوں کہتے یا اللہ ہمکو اور انکو خونریزی سے محفوظ رکھ۔ ہمارے انکے درمیان صلاحیت کے سامان پیدا کر دے۔ انکو گمراہی سے نکال کر ہدایت عطا فرما یہانتک کہ جاہلوں پر حق آشکارا ہو جائے اور جو حق پسند ہیں۔ انکو گمراہی اور عدوان سے نکال دے صفحہ ۴۴۳
۴۴۷

(۲) اپنے قاتل ابن ملجم کی نسبت وصیت فرمائی کہ میرے قصاص میں صرف میرے قاتل کو قتل کیا جائے (وہ بھی کس طرح پر) فرماتے ہیں دیکھو جب میں اس شخص کی ضرب تلوار سے مرجاؤں تو ایک ضرب کے بدلے میں ایک ہی ضرب اسکو بھی مارنا اور اسکو مثلہ نہ کرنا۔

(ناک اور کان کاٹ ڈالنا) کیونکہ مینے رسول صلعم سے اسبارہ میں سنا ہو کہ آپ نے فرمایا "ایاکم والمثلۃ ولو بالکلب العقور" صفحہ ۹۰

(۴) **شفقت پدری** صفین کے کسی مقابلہ کیوقت جناب نے دیکھا کہ امام حسن ع بڑھ بڑھ کر لڑائی میں جاتے ہیں فرماتے ہیں۔ اس لڑکے کو میرے آگے آگے جانیسے روک لو موت کے منہ میں ان دونوں (امام حسن ع اور امام حسین ع) کو چھوڑ دینے کی تاب مجھ میں نہیں یہ اسلئے کہ دونوں کے شہید ہو جانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسل قطع نہ ہو جائے صفحہ ۷۴

شیعوں کو اصرار ہے کہ امام حسن کی اولاد باقی نہیں رہی مگر جناب علی کے مذکورہ بالا ارشاد سے جو ایک دعا کا حکم رکھتا ہے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں صاحبزادوں کی اولاد باقی رہیگی۔ واللہ اعلم بالصواب

(۵) **داب وزارت وشان امارت** حضرت عبداللہ بن عباس رض سے کسی معاملہ میں جس میں وہ متفق الرائے نہ تھے فرمایا تمہارا فرض یہ ہے کہ مجھکو مشورہ دو اور میں دیکھوں اور اگر کسی امر میں میں مخالفت کروں تو تم کو چاہئیے کہ میری ہی بات مان لو صفحہ ۲۲۱

(۶) **دوسروں کی نسبت** فرماتے ہیں مبارک ہو وہ شخص جسکو اپنے عیوب نے ہی اپنی اصلاح متقدم ہی۔ دوسرونکی عیب چینی سے روک رکھا ہے اور مبارک ہے وہ شخص جو گوشہ میں رہتا اور بقدر قوت لا یموت) کھا لیتا۔ اور اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول ہے اور اپنے گناہوں پر گریہ کرتا۔ وہ اپنے ہی نفس (کی اصلاح) میں مصروف ہے۔ اور لوگونکو اسکی ذات سے راحت پہنچتی ہے کاش شیعیان علی اس زرین قول امام پر ہی عامل ہوتے۔ اب بھی بزرگان دین کو برا بھلا کہنے کی بجائے اپنی اصلاح پر کاربند ہو جائیں تو اچھا ہو دوسرے اس قول سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ جو کچھ جناب علی ع نے دوسرونکی نسبت ہدایت فرمائی۔ پہلے خود بھی اسپر عمل فرمایا ہوگا۔ پس اگر جناب

کے قول و فعل سے بڑھکر اور کس کا قول و فعل انکے لئے حجت ہوگا۔ اگر آگے توجہ نہیں کی۔ تو اب سے ہی کمر ہمت باندھ لیں۔ گذشتہ را صلوات آیندہ را احتیاط

(۷) پابندی اوقات نماز۔ فرماتے ہیں نمازوں کو وقت مقررہ پر ادا کرو۔ فراغت پا لینے کے لئے (وقت سے پہلے پڑھنے میں) جلدی نہ کرو اور اپنے مشاغل کیخاطر وقت مقررہ سے نماز میں دیر نہ لگاؤ جان تو کہ تیرے کام تیری نماز کے تابع ہیں (مقدم نہیں ہیں) صفحہ ۳۰

شیعوں میں نمازوں میں تاخیر کرنیکی عادت بھی عالمگیر ہے باوجودیکہ قرآن اور سنت سے پانچ نمازیں ثابت ہیں پس انکے لئے وقت بھی پانچ ہی مقرر ہونگے۔ لیکن شیعہ تین وقت نماز پڑھنے سے ثابت کرتے ہیں کہ بجائے پانچ کے نمازیں صرف تین ہی ہیں قدبر

(۸) تاکید اتباع سنت (۱) جب ابن ملجم نے آپکو ضرب لگائی تو فرمایا میری وصیت یہ ہے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کو (بدعات سے) ضائع نہ کرو۔ ان دونوں ارکان اسلام کو مضبوط رکھو اور پھر کوئی برائی تمہارے پاس پھٹکے گی صفحہ ۱۲ ایضا صفحہ ۲۱۷

(۲) اگر کسی (مقتدا کے) نمونہ کی ضرورت ہو تو رسول صلے اللہ علیہ و آلہ کے قول و فعل میں تمہارے لئے کافی نمونہ ہے صفحہ ۳۱۱

(۹) حقیقت اہلسنت والجماعۃ۔ میری نسبت دو گروہ ہلاک ہونگے ایک حد سے زیادہ مجھ سے محبت کرنیوالے جو غلو محبت حق سے نکلکر غیر حق کی طرف چلا جاتا ہے دوسرا حد سے زیادہ بغض رکھنے والا جو جوش بغض میں غیر حق کی طرف چلا جاتا ہے اور میری نسبت بہتر وہ لوگ ہیں جو طریقہ اوسط کو مد نظر رکھتے ہیں۔ پس اس (راہ اوسط) کو لازم کر دانو۔ اور سواد اعظم میں داخل رہو کیونکہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ (سایہ گستر) ہے اور خبردار فرقہ بندی نہ کرو۔ جو جماعت سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ وہ شیطان کا (شکار) ہے جسطرح کہ گلے سے

جدا ہونیوالا بھیڑئیے کا لقمہ ہوگا خبردار جو کوئی تم کو اس (تفرقہ والے) رستے کی طرف بلائے اس کو قتل کر دو۔ خواہ وہ میری اس دستار کے نیچے ہی کیوں نہ ہو۔ یا یہ میری دستار اسکے سر پر ہو صفحہ ۱۶۲ مشاہدہ اور تجربہ سے ثابت ہو کر جناب علی کو حد سے زیادہ محبت کرنیوالے شیعہ صاحبان ہیں۔ اور حد سے زیادہ بغض رکھنے والے خوارج ہیں اسکے علاوہ ایک تیسرا گروہ ہے اور محبت اور بغض کے بین بین ہے اس تیسرے گروہ کے مصداق اگر ہیں تو بفضلہ تعالیٰ اہل سنت ہی ہیں۔ شیعہ متکلمین اپنے گروہ کو اس ناجی گروہ کا مصداق ثابت کرنے پر اصرار تو کرتے ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ علاوہ محبت کے بغض کا شایبہ بھی وہ جناب علیؑ کے ساتھ نہیں رکھتے۔ برخلاف اہلسنت کے کہ کسی قدر بغض جناب علیؑ کے ساتھ رکھتے ہیں اور وہ اسقدر رہی کہ جناب علی علیہ السلام کو خلیفہ بلافصل نہیں مانتے

(۱۰) **تاکید تقویٰ و سلامت روی**۔ حقوق عباد اور اہل بلاد میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تم سے باز پرس ہوگی یہانتک کہ جائداد اور چوپاؤں کے متعلق بھی خدا کے حکموں کی فرمانبرداری کرو نافرمانی نہ کرو اگر کہیں کوئی بھلائی دیکھو تو اسکو لے لو۔ اور اگر شرّ دیکھو تو اس سے کنارے رہو صفحہ ۳۳۵ وتلک عشرۃ کاملہ

خداوند کریم مجھکو اور میرے مخاطبین کو اس زرّین قول و ارشادات مرتضوی پر کاربند ہونے کی توفیق بخشے آمین (ہیچمدان خادم بھیروی احمدی)
